© rasailojaraid.com

قسط اول

مولانا محمد مغیرہ
جامع مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ

فاتح روم، اسلامی بحریہ کے بانی
خلیفہ راشد، امیر المؤمنین، ابو عبدالرحمٰن، ابو یزید
سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ

خلیفہ راشد

امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں: اَسْلَمَ هُوَ وَ اَبُوْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ۔

کہ وہ اور ان کے والد فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔

لیکن محقق بات یہ ہے کہ فتح مکہ سے قبل ہی آپؓ اسلام قبول کر چکے تھے۔ تقریب التہذیب میں ہے۔

مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ خَلِيْفَةٌ وَّصَحَابِىٌّ اَسْلَمَ قَبْلَ الْفَتْحِ	معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اور صحابی ہیں فتح (مکہ) سے پہلے مسلمان ہوئے۔

علامہ ذہبیؒ کا قول ہے:

اَظْهَرَ اِسْلَامَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ (تاریخ اسلام)	(سیدنا معاویہؓ) نے اپنے اسلام کو فتح (مکہ) کے دن ظاہر کیا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی شہرہ آفاق کتاب "الاصابہ" میں رقمطراز ہیں:

"اسلام لانے کے باوجود اس زمانہ میں اپنے اسلام کا اظہار نہ کر سکے اور اس روز اس کا اظہار کیا جس روز آپ کے والد ابوسفیان دولتِ ایمانی سے مشرف ہوئے۔

آپ کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام کو چھپائے رکھنے کی وجہ علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب فتح الباری میں یوں تحریر کی ہے:

"بعض وجوہ کی بناء پر آپ نے ایمان کو چھپائے رکھا۔ جن میں سب سے بڑی وجہ کفارِ مکہ کی مسلمانوں پر سختی تھی۔ کیونکہ وہ زمانہ ایسا تھا کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا گویا سارے عرب کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی مخالفت کی دعوت دینا تھی۔"

مؤرخین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ آپ نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا مگر اظہارِ اسلام فتح مکہ کے دن کیا جیسا کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے موقع پر اسلام قبول کر لیا تھا مگر اظہارِ اسلام فتح مکہ سے کچھ دن پہلے کیا ——— گویا بموجب فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم فَبَعَثَ بِرِسَالَتِهِ وَانْتَخَبَهُ بِعِلْمِهِ ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا (الی آخر الحدیث)	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا چنانچہ آپکو رسول بنا کر بھیجا اور علم میں ممتاز مقام عطا فرمایا، پھر لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو اصحابِ رسول کو پسند کیا۔

کتبِ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں بہت بلند تھا اور آپ پر اس قدر اعتماد تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبینِ وحی میں شمار کیا۔ طبری نے لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام کے کاتبینِ وحی یعنی قرآن لکھنے والے تیرہ ۱۳ تھے، جن کے اسماء گرامی لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ زید رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے۔ انہیں کاتبینِ وحی میں خاص مقام حاصل تھا ——— علامہ ذہبی نے سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے:

كُنْتُ أَلْعَبُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ ادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ۔ (تاریخ اسلام ج ۲)	میں کھیل رہا تھا، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا معاویہ کو بلاؤ، اور وہ وحی کو لکھا کرتے تھے۔

روایات شاہد عدل ہیں کہ یہ منصبِ جلیلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا معاویہ کو عطاء فرمایا تھا، چنانچہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَتَى جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اقْرَأْ مُعَاوِيَةَ السَّلَامَ وَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا فَإِنَّهُ أَمِينُ اللهِ عَلَى كِتَابِهِ	جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان کے حق میں حسنِ سلوک کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ اللہ کی کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَوَحْیِہٖ وَنِعْمَ الْاَمِیْنُ ۔ اور اسکی وحی پر اس کا امین ہے اور کتنا ہی اچھا امین ہے ۔

(البدایہ جلد ۸ صفحہ)

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ انتخاب ہی نہیں بلکہ اللہ کی نظرِ انتخاب بھی ہیں ـــــــ آپ مقامِ صحابیت سے مشرف تو تھے ہی مگر اللہ تعالیٰ نے کاتبِ وحی ہونے کا اعزاز بھی عطا فرمادیا ۔ یہاں تک کہ آسمانوں پر بھی معاویہ رضؓ کی امانت ودیانت کے چرچے ہونے لگے ـــــــ سیدنا معاویہ رضؓ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کا اس حدیث سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ جسے حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ کی جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ پر نقل کیا ہے :

" حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے کسی بات میں مشورہ لیا اور یہ دونوں بزرگ اس معاملہ میں کچھ مشورہ نہ دے سکے اور عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا : اُدْعُوْا مُعَاوِیَۃَ کہ معاویہ رضؓ کو بلاؤ ـــــــ دونوں بزرگوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے دو آدمیوں پر اس قدر یقین نہیں کہ قریش کے بچوں میں سے ایک بچے کو طلب فرما رہے ہیں ۔ لیکن آپ نے فرمایا : اُدْعُوْا مُعَاوِیَۃَ (معاویہ رضؓ کو بلاؤ) ـــــــ چنانچہ سیدنا معاویہ رضؓ کو بلایا گیا جب معاویہ رضؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے سامنے اپنی بات رکھو کیونکہ یہ قوی ہے (حل نکال دے گا) اور امین بھی ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہؓ اپنے حقیقی بھائی معاویہ رضؓ سے اظہارِ محبت فرما رہی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اس کے رسول کو بھی اس سے محبت ہے ۔" (لسان المیزان جز ۳)

یہ محبت ہی تو تھی کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضؓ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تو سیدنا معاویہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ گئے ۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ رضؓ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ ملا ہوا ہے سیدنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معاویہؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ میرا پیٹ اور سینہ آپ کے جسم کے ساتھ ملا ہوا ہے یہ سُن کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاء ارشاد فرمائی :

اَللّٰھُمَّ اِمْلَأْہُ عِلْمًا ۔	اے اللہ معاویہؓ کو علم سے بھر دے ۔

ایک اور موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہؓ کے لئے یوں دعا فرمائی ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِیَۃَ ھَادِیًا وَّمَھْدِیًّا	یا اللہ معاویہؓ کو ہادی اور مہدی بنا ۔
ایک اور حدیث میں دُعا کے الفاظ یُوں ہیں :	
اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ ـــــــ	اے اللہ معاویہؓ کو کتاب کا علم اور حساب سکھائے اور اِسے عذاب سے محفوظ فرما ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور دعاؤں میں سیدنا معاویہؓ کا جو مقام و مرتبہ متعین ہوا ہے اس کے بعد کسی سند کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی دعاء کے اثر سے کس کو انکار کی مجال ہے ۔ یہ دعاء رسول منظور و مقبول ہو گئی اور اللہ نے سیدنا معاویہؓ کو اُمت کے لئے ہادی اور مہدی بنا دیا اور جو کچھ نبی علیہ السلام نے اللہ سے معاویہؓ کے لئے مانگا سو عطا کیا گیا ـــــ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا ـــــــــــــ

یَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی مُعَاوِیَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ مِنَ الْاِیْمَانِ (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۹۰)	اللہ تعالیٰ معاویہؓ کو قیامت کے دِن ایسی حالت میں اُٹھائیں گے کہ اس پر ایمان کی چادر ہو گی ۔

ایک حدیث میں واضح الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کیا میں تجھے جنتی شخص کی اطلاع دوں اے معاویہؓ تیری اور میری ملاقات جنّت کے دروازے پر ہو گی تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں اور دو انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا " (لسان المیزان جز ۳ ص ۲۵)

ازالۃ الخفاء اردو ص ۲۴۵ پر حدیث مرقوم ہے کہ " رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کا پہلا لشکر جو دریا میں جہاد کرے گا اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی ۔

اس پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ سب سے اول سیدنا عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں سیدنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معاویہؓ نے جہاد کیا ——— حافظ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں :

اس لشکر سے مُراد سیّدنا معاویہؓ کا لشکر تھا جس نے ۲۷ھ میں قبرص کو فتح کیا (البدایہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۹)

اس حدیث کی رو سے سیّدنا معاویہ بھی اُن چند خوش نصیب صحابہ میں شامل ہو گئے جنہیں نبی علیہ السلام نے دنیا میں ہی اُن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی ۔

آپ نے اظہارِ اسلام کے بعد نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد کیا ۔ حنین و طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کے مالِ غنیمت میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہؓ کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمایا تھا ۔

جہاد میں نبی اکرم کی معیت نصیب ہونا بہت بڑی عظمت و سعادت ہے ۔ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ : " میں امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک کے غبار (جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کرتے وقت اُڑ کر اس کے ناک میں پڑا) کو بھی نہیں پہنچ سکتا ۔ "

سیّدنا معاویہؓ کو رسول کریم علیہ السلام سے خاندانی قرابت کا اعزاز بھی حاصل ہے ۔ آپ کی حقیقی ہمشیرہ اُم المومنین سیّدہ اُم حبیبہؓ نبی کریم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ تھیں ۔ آپ کی قابلِ رشک سیاسی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تخلیق ہی حکومت و سیاست کے لئے کی تھی ۔

ارشادِ رسول علیہ السلام کے مطابق تمام صحابہؓ نجوم ہدایت اور عادل و راشد ہیں ۔ کسی بھی غیر صحابی کو یہ حق ہی حاصل نہیں کہ وہ نبی علیہ السلام کے ان پاکباز اور قدسی صفت جانثاروں کی جماعت پر تنقید کرے یا اُن کے مشاجرات کو حق و باطل کے معرکے قرار دے کر اُن کا تقابل کرے ۔ اور نہ ہی اس بات کا حق ہے کہ محض اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک صحابی کو دوسرے پر فضیلت دے ۔

ہاں ایسی فضیلت جو رسول کریم علیہ السلام نے خود کسی صحابی کو دوسرے پر یا کسی طبقہ یا جماعت کو صحابہ کے دوسرے طبقہ یا جماعت پر دی ہو یا خود کسی صحابیؓ نے دوسرے صحابی کی کسی خوبی اور فضیلت کو بیان کیا ہو اسے من و عن مان لینا اور اس کا اعلان و اظہار کرنا ہر مسلمان کے لئے ، اس لئے ضروری ہے کہ اس سے صحابہ کرام کے خلاف رافضیوں اور سبائیوں کے پھیلائے ہوئے صدیوں پرانے پروپیگنڈے کی نفی ہوتی ہے ۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں اور پھر اپنے عہدِ خلافتِ راشدہ میں اپنی خداداد ذہانت و فطانت اور سیاسی صلاحیتوں کا اظہار کر کے نبی علیہ السلام اور اپنے ہم عصر صحابہؓ سے داد و تحسین وصول کی ، ذیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں سیدنا معاویہ رضؓ کے چند ہم عصر جلیل القدر صحابۂ کرام رضؓ کی آراء ملاحظہ فرمائیں ۔

سیدنا عبداللہ رضؓ بن عمرو بن العاص :

مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَسْوَدُ مِنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ جِبلَة بن سحیم قُلْتُ وَلا عُمَرَ قَالَ کَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِنْہُ ۔ (البدایہ جلد ۸ ص ۱۳۵)

میں نے معاویہ رضؓ سے بڑا سردار کوئی نہیں دیکھا جبلہ بن سحیم کہتے ہیں میں نے کہا عمر رضؓ بھی فرمایا عمر رضؓ ان سے افضل تھے لیکن صفت سیادت میں معاویہ رضؓ افضل ہیں ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضؓ :

مَارَأَیْتُ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْوَدُ مِنْ مُعَاوِیَةَ فَقِیْلَ لَہٗ فابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم فَقَالَ کانوا واللّٰہِ خیراً مِنْ معاویۃ وَکَانَ مُعَاوِیَةُ اَسْوَدُ منھم ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاویہ رضؓ سے بڑا سردار کوئی نہیں دیکھا ، عرض کیا گیا اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضی اللہ عنہم) فرمایا خدا کی قسم وہ معاویہ رضؓ سے افضل تھے اور معاویہ قیادت و سیادت میں اُن سے افضل تھے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضؓ :

مَارَأَیْتُ اَحَدًا اَخْلٰی لِلْمُلْکِ مِنْ مُعَاوِیَةَ ۔ اصابہ جلد ۳ ص ۴۱۳

میں نے حکومت کو زینت دینے والا معاویہ رضؓ سے بڑھ کر لائق کوئی نہیں دیکھا ۔

سیدنا معاویہ رضؓ کے تفقہ فی الدین کے بارے میں ایک دوسری روایت میں سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں ۔ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ معاویہ یقیناً فقیہہ ہیں ۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۳۱ بحوالہ اسلام جلد ۱ ص ۱۶۵)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا معاویہ رضؓ کی تدبیر و سیاست اور قیادت و سیادت کی اہلیت کا جن الفاظ میں اعتراف کیا ہے یقیناً یہ اُن کے منصب دیانت کا عکاس ہے ۔ انہوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ حکمرانی کے جو گُر اور جوہر سیدنا معاویہ رضؓ میں تھے وہ نبی علیہ السلام کے بعد کسی اور میں نہیں دیکھے ۔ تمام صحابہ اُن کی خلافت و قیادت پر متحد ہو گئے اور ان کی سیادت میں کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کر کے اسلامی حکومت سلطنت کو اپنے پیشرو خلفاء راشدین کے عہد سے زیادہ وسعت دے دی ۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

(باقی آئندہ)

© rasailojaraid.com